200

This question paper contains 4 printed pages]

Roll No. | | | | | | | | | | | |

S. No. of Question Paper : **8045**

Unique Paper Code : **2141002002**

Name of the Paper : **Urdu-B**

Name of the Course : **AEC-Common Prog. Group**

Semester : **IV**

Duration : **2 Hours** Maximum Marks : **60**

(Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.)

نوٹ : صرف چار سوالوں کے جواب لکھئے۔ پہلا اور دوسرا سوال لازمی ہے۔ تمام سوالات کے نمبر مساوی ہیں۔

۱۔ درج ذیل میں سے کسی **ایک** اقتباس کی تشریح مع سیاق و سباق کیجیے :

(الف)

بے شک آپ خلیفہء خدا ہیں۔ مگر سب چیزوں کی حقیقت آپ کو معلوم نہیں۔ قرآن مں تو یہ آیا ہے کہ آدمی کو سب چیزوں کے نام بتائے گئے ہیں یہ کہاں کہ اصلیت بھی بتا دی گئی ہے اگر اصلیت اور حقیقت معلوم ہے تو بتاؤ کہ بجلی کیا چیز ہے، وہ تو غلاموں کی طرح آپ کی خدمت کرتی ہے اور اس کی تابداری پر آپ کو گھمنڈ بھی بہت بڑا ہے۔ مگر آج تک یہ آپ کو خبر نہیں کی یہ کیا چیز ہے اور چند حرکتوں سے کیوں کر ظاہر ہوتی ہے۔ خیر بجلی تو بڑی چیز

ہے تنکے کے اسرار سے آپ ناواقف ہیں کہ ذرا سی رگڑ میں یہ نورانی شعلہ کہاں سے آجاتا ہے محض غلط ارشاد ہے کہ آپ کے سب کام عین مرضی الٰہی کے مطابق ہوتے ہیں۔ خدا کی ہوا عام ہے۔ پانی اور روشنی عام ہے جنگل اور دریا عام ہیں۔ مگر آپ کی ذات شریف ان سب چیزوں کو اپنے لئے مخصوص کر لینا چاہتی ہے۔ آپ کی خواہش ہوتی ہے کہ روٹی، پانی، ہوا سب میرے قبضے میں ہوں۔ جس کو چاہوں دوں جس کو چاہوں محروم کر دوں۔

(ب)

حضرت آپ کو تو غصہ آگیا۔ خفگی کی کیا بات ہے۔ جو چیز جہاں ہو اسی سے منسوب ہوتی ہے میں مسلمانوں کی خانہ زاد ہوں۔ اگر رانی کے مقابلہ میں بیگم کے لفظ کو پسند کروں تو کیا گناہ ہے۔ یہ سب نام کی بحث ہے۔ کام دیکھنا چاہیے۔ سو جیسا مسلمان کا کام کرتی ہوں بے کم و کاست ہندوؤں کا بھی بجا لاتی ہوں۔ یہاں تک میرے مشرب میں دیسی بدیسی گورے کالے کا فرق جائز نہیں۔ مندر میں میرے دم سے روشنی ہے اور مسجد میں بھی۔ راجہ اور نواب کے محل کی تاریکی بھی دور کرتی ہوں اور غریب کے جھونپڑے میں بھی میرے سبب اجالا ہوتا ہے۔ رہی یہ بات کہ بے حقیقت ہوں اور بے بسی کے عالم میں انسانی کلوں سے عرصہ تک بے کل رہی ہوں۔ تو یہ کچھ مجھ پر ہی منحصر نہیں آپ پر بھی یہ بیتا پڑ چکی ہے۔ بلکہ آپ کی مجھ سے زیادہ درگت ہوئی ہے۔

۲۔ درج ذیل میں سے کسی ایک حصے کی تشریح مع حوالہ کیجئے :

(الف)

سر میں سودا بھی نہیں دل میں تمنا بھی نہیں

لیکن اس ترک محبت کا بھروسا بھی نہیں

دل کی گنتی نہ یگانوں میں نہ بیگانوں میں

لیکن اس جلوہ گہہ ناز سے اٹھتا بھی نہیں

مہربانی کو محبت نہیں کہتے اے دوست

آہ اب مجھ سے تری رنجش بے جا بھی نہیں

ایک مدت سے تری یاد بھی آئی نہ ہمیں

اور ہم بھول گئے ہوں تجھے ایسا بھی نہیں

ارے صیاد ہمیں گل ہیں ہمیں بلبل ہیں

تو نے کچھ آہ سنا بھی نہیں دیکھا بھی نہیں

(ب)

مت روکو انہیں پاس آنے دو
یہ مجھ سے ملنے آئے ہیں
میں خود نہ جنہیں پہچان سکوں
کچھ اتنے دھندلے سائے ہیں
دو پاؤں بنے ہریالی پر
ایک تتلی بیٹھی ڈالی پر
کچھ جگمگ جگنو جنگل سے
کچھ جھومتے ہاتھی بادل سے

۳۔ خواجہ حسن نظامی یا مولانا ابوالکلام آزاد کی نثر نگاری پر اظہار خیال کیجیے۔

۴۔ نظم ''پرچھائیاں'' کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔

۵۔ افسانہ ''نظارہ درمیان ہے'' کے کرداروں پر روشنی ڈالیے۔

۶۔ داغ یا شاد کی غزل گوئی کے امتیازات پر اظہار خیال کیجیے۔

۷۔ فراق کی غزل گوئی پر اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔